صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 25 مارچ 2010ء بمطابق 8 ربیع الثانی 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

فَإِنْ ءَامَنُوا بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُo صِبْغَةَ ٱللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ ٱللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُۥ عَـٰبِدُونَo قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِى ٱللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ أَعْمَـٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَـٰلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُخْلِصُونَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): سو اگر وہ بھی اسی طریق سے ایمان لے آویں جس طریق سے تم (اہلِ اسلام) ایمان لائے ہو تب تو وہ بھی راہ (حق) پر لگ جاویں گے اور اگر وہ روگردانی کریں تو وہ لوگ تو (ہمیشہ سے) بر سر مخالفت ہیں ہی تو (سمجھ لو کہ) تمہاری طرف سے عنقریب ہی نبٹ لیں گے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں۔ ہم (دین کی) اس حالت پر ہیں جس میں (ہم کو) اللہ تعالیٰ نے رنگ دیا ہے اور دوسرا کون ہے جس کے رنگ دینے کی حالت اللہ تعالیٰ سے خوبتر ہو اور (اسی لئے) ہم اسی کی غلامی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ کیا تم لوگ ہم سے (اب بھی) حجّت کئے جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے بارے میں حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا (سب کا) رب ہے اور ہم کو ہمارا کیا ہوا ملے گا اور تم کو تمہارا کیا ہوا (ملے گا) اور ہم نے صرف حق تعالیٰ کے لئے اپنے دین کو (شرک وغیرہ سے) خالص کر رکھا ہے۔ وآخرُالدعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دا ھاؤس کمپلیٹ شی نو-----

رسمی کارروائی

سید قلب حسن: سپیکر صاحب! د سردار علی ایم پی اے مور وفات شوے دہ جی، د هغے د پارہ جناب سپیکر، د مغفرت دعا او کړئ۔

جناب سپیکر: جی، جناب مفتی سید جانان صاحب! یہ سردار علی خان کی والدہ فوت ہوئی ہیں، ان کیلئے آپ دعائے مغفرت فرمائیں، جناب سردار علی خان کی والدہ کیلئے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں جناب وجیہہ الزمان صاحب، جناب غلام محمد صاحب، محترمہ ستارہ ایاز بی بی، جناب اقبال دین فنا صاحب، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، جناب مفتی کفایت اللہ صاحب، جناب شاہ حسین خان، محترمہ سنجیدہ یوسف صاحبہ اور جناب محمد ظاہر شاہ خان نے 25-03-2010 یعنی آج کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a ‘Panel of Chairmen’ for the current Session:

1. Mr. Munawar Khan, Advocate;
2. Mr. Ahmad Khan Bahadar;
3. Mufti Syed Janan; and
4. Muhammad Anwar Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: ‘Committee on Petitions’: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby constitute a ‘Committee on Petitions’ comprising the following Members under the Chairmanship of honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Muhammad Javed Abbasi;
2. Dr. Zakirullah Khan;
3. Malik Gulistan Khan;
4. Mr. Ahmad Khan Bahadar;
5. Ms. Shazia Aurangzeb; and
6. Ms. Shazia Tehmas Khan.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، یو خو زمونږه صحافیان وتلی دی، که میاں صاحب ورپسے ورشی، هغوی راولی او د هغے نه وروستو بیا ما ته یو دوه منټه راکړئ جی۔ چونکه هغوی که راشی او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیا لږ صبر اوکړئ جی ټول۔ جناب سید رحیم خان۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! تاسو هغه خبره اونکړه چه زهٔ لاړ شم که لاړ نه شم؟

جناب سپیکر: چا پسے جی؟

قائد حزب اختلاف: هغه صحافیان جی ټول وتلی دی او د اجلاس هغه کارروائی چه ده، هغه نا مکمله ده جی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) خود به ځئ نو نور به څه کوئ۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، زهٔ ورپسے ورځم نو راځم جی۔

جناب سپیکر: جی، بسم الله، دوه نور هم د خان سره۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب خان! لاړ شئ ورسره۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دوئ خو دا یو قرارداد مونږ له راکړے دے جی چه 'آج' اخبار څه صحا فیان ویستی دی۔

جناب سپیکر: هاں جی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: 'آج' اخبار څه جرنلستان ویستی دی نو ځکه پرے دوئ واک آؤټ کړے دے۔

قائد حزب اختلاف: د هغوی یو قرارداد هم دے جی، خیر دے هغه به بیا په شریکه باندے مونږه اوګورو جی او په۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، د 'آج' اخبار انتظامیے څه جرنلستان ویستی دی او باقی ډیر کسان داسے دی چه هغوی ته تنخوا ګانے نه دی ملاؤ شوے نو د هغے په مذمت کښے زمونږه صحافی برادرئ واک آؤټ کړے دے جی۔ مونږ به ئے راولو چه څنګه مشر خبره اوکړه جی، بیا به یو جوائنټ قرارداد هغوی له مونږه اوکړو۔

قائد حزب اختلاف:۔۔۔۔اهم خبره ده، ستاسو په مخکښے به ئے کیږدم۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Janab Said Rahim Khan to please move his Privilege Motion No. 94. Mr. Said Rahim Khan Sahib.

جناب سید رحیم: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، مائیک بند ہے، مائیک آن ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مائیک آن کریں۔ سید رحیم خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب سید رحیم: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، گزارش ہے کہ ایک اہم مسئلہ بذریعہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں، امید ہے کہ آپ اجازت دیکر مشکور فرمائیں گے۔ "جناب والا، مسئلہ یہ ہے کہ اے ڈی او ہیلتھ ضلع بونیر نے سال 2009ء میں تقرریوں کے آرڈرز جن میں ایک سے لیکر پندرہ سکیل تک زنانہ اور مردانہ امیدواران بشمول کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں، جاری کر کے میرٹ کی دھجیاں اڑادی گئی ہیں، میں نے بذات خود دو دفعہ اس کے دفتر

جاکراس سے تقرریوں کے بارے میں لسٹ کی نقل مانگی اوراس کے بعد اپنے پی ایس اور اپنے بیٹے عمر فاروق کے ذریعے لسٹ مانگی مگرآج تک اس نے نہ لسٹ فراہم کی بلکہ یہاں تک کہ میری مرضی کے بغیر اس نے میرے حلقہ میں ڈسپنسریوں، بی ایچ یوز، سول ہسپتال، آر ایچ سی جوڑ اور ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈگر میں دوسرے حلقوں کے لوگ بھرتی کئے جن میں کلاس فور بھی شامل ہیں، جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ نیزاس سلسلے میں وزیراعلیٰ صاحب سے میں نے ان آرڈرز کے متعلق ڈائریکٹیوز حاصل کرکے کینسل کرنے کیلئے سیکرٹری ہیلتھ کو دیئے جس نے اس کو پراسس کرکے اے ڈی او ہیلتھ کو بھیجے مگرآج تک اس نے وزیراعلیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کیا بلکہ میرا اور سی ایم صاحب کا مذاق اڑارہا ہے اوران کاموں کی پشت پناہی وزیر صحت، جناب ظاہر علی شاہ صاحب کررہے ہیں۔ ایک سال مسلسل میں نے وزیر صحت صاحب سے کئی بار استدعا کی مگرآج تک انہوں نے میری دادرسی نہیں کی حالانکہ بطور ثبوت سی ایم کے ڈائریکٹیوز کی نقول بھی ساتھ لف تھیں، لہذا گزارش کرتا ہوں کہ اس اہم مسئلہ کو جس سے ایک سال سے میرا دل اس بے انصافی کے ہاتھوں بے قرار ہے اور انصاف ملنے کیلئے ترس رہا ہے، اس اہم مسئلے کو فوری طور پر آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت دیکر مشکور فرمائیں"۔

جناب، یہ ہے وہ آرڈر، یہ ہے وہ ڈائریکٹیوز جس میں واضح طور پر ان آرڈرز کو کینسل کرنے اور اس سلسلے میں اس میں صاف لکھا ہے کہ “The appointment orders are to be cancelled to be done as per recommendation of local MPA” یہ ایک ڈائریکٹیو ہے۔ سر، اس کے علاوہ یہ آرڈر ہے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز این ڈبلیو ایف پی پشاور کو، د سیکرټری هیلتھ نه راغلے وه دا چټھئ ډائریکټر هیلتھ ته چه “I am directed to refer to the subject noted above and to forward herewith a copy of CM Secretariat NWFP letter No. so and so, dated 25-02-2009, containing CM directives alongwith its enclosure regarding cancellation of appointment orders issued by ADO Health Buner for further necessary action. It is requested that proper report in the matter may be submitted to this Department for onward submission to CM Secretariat” دا سر، د ډی جی خط دے، اے ډی او هیلتھ ته تلے دے او دغه شانتے جناب، دا بل چه کوم دے نو Executive District Officer, Health Buner، دا هم یو چټھئ تلے ده د ډی جی د طرف نه، ‘Complaint of Mr. Said Rahim Khan Advocate, MPA NWFP PF-79 Buner, “enclosed please find a copy of Secretary to the Government of NWFP Health

Department, Peshawar letter No. so and so dated 28-02-2009 along with its enclosures which is self explanatory for immediate necessary action”. تو سر، 25 فروری اور 28 مارچ 2009 سے لیکر آخری دن تک میں نے جناب وزیر صحت صاحب سے بار بار Requests کی ہیں، ان کے گھر پہ گیا ہوں، ان کی منتیں کی ہیں مگر انہوں نے میرا مذاق اڑایا ہے، انہوں نے میرے دل کو کافی ٹھیس پہنچائی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک مخلوط حکومت کے باوجود آخر یہ بے انصافیاں ہمارے ساتھ کیوں وہ کر رہے ہیں؟ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آخر وہ کونسا انصاف ہے، وہ کونسی رکاوٹ ہے جو اس کام میں ابھی تک رکاوٹ بنا ہوا ہے؟ جناب، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وزیر صحت صاحب نے مجھے کئی بار کہا کہ میں آپ کا یہ کام اسی لئے نہیں کرتا کہ سردار حسین بابک جو آپ کے علاقے کا ہے اور وزیر تعلیم ہے، انہوں نے میرے حلقے میں Illegal ٹرانسفرز کئے ہیں، لہذا میں انتقاماً طور پر یہ کام نہیں کرتا۔ خدا کے گھر پر اس سال گیا ہوں، حج بیت اللہ ادا کیا ہے، میں جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں، میرا ماضی اور حال میری صداقت کے گواہ ہیں اور ہر ایک ممبر میری عادات، خیالات اور میرے متعلق پوچھ سکتا ہے کہ میں کس ٹائپ کا آدمی ہوں؟ جناب والا، ایک سال تک مجھے یہ جو تکالیف ملی ہیں، صرف اور صرف اس وزیر صحت کے ہاتھوں ملی ہیں۔ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میں اس اسمبلی کے ذریعے آپ سب کو یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرا یہ مسئلہ استحقاق کمیٹی کو حوالہ کیجئے تاکہ اس میں پتہ لگ سکے کہ آخر میں جھوٹ بول رہا ہوں یا سچ بول رہا ہوں اور یہ پتہ لگے کہ مجھے یہ اذیت کس نے پہنچائی ہے؟ جناب والا، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں اور یہاں پر میری یہ التجا ہے، یہ ایک درخواست جو ہے یا میرا مسئلہ ہے تو یہ استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ پتہ لگ سکے اور وہ کمیٹی انصاف کر دے، میری دادرسی کرے اور اگر ایسا نہ ہوا، حکومت میں ہوتے ہوئے بھی ہمارا کام نہیں ہوتا، آج اگر یہ کام نہیں ہوا تو آئندہ کیلئے میں اس اسمبلی میں کبھی بھی نہیں آؤنگا اور میں آپ کو استعفیٰ دونگا، یہ میری آخری بات ہے جی۔

Mr. Speaker: The honourable Minister for Health, please.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ ان کی جو درخواست ہے، اس کو اگر آپ دیکھیں تو آخر میں انہوں نے کہا ہے کہ اس اہم مسئلے کو فوری طور پر آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، آئندہ اجلاس میں انہوں نے جو کہنا ہے، وہ کہہ لیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر صحت: آئندہ اجلاس لکھا ہوا ہے۔آج کے حوالے سے اگر اس میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر صحت: یہ جو انہوں نے بات کی ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر صحت: نہیں، انہوں نے جو بات کی ہے جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر صحت: نہیں، انہوں نے بات کی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کمیٹی کو بھیج دیا جائے لیکن انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں اور جس طریقے سے مجھے ایڈریس کیا ہے کہ مجھے انہوں نے ایسا کہا ہے، یہ جو بابک والی بات انہوں نے کہی ہے اور پھر انہوں نے کہا ہے کہ میری بے عزتی کی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ میں نے کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے ان کی بے عزتی ہوئی ہو؟ میں ہمیشہ اپنے سے بڑوں کی اور اپنے سے چھوٹوں کی، سب کی Respect کرتا ہوں اور یہ تو پھر بھی میرے بزرگ اور سفید ریش آدمی ہیں، میں ان کی کیوں بے عزتی کرونگا؟ نہ میں نے کبھی کی ہے اور نہ مجھے خدا توفیق دے کہ اس قسم کی کسی آدمی کی بے عزتی کر سکوں اور ساتھ ہی ساتھ یہ جو بابک صاحب کا ریفرنس دے رہے ہیں تو یہ ان کی اپنی من گھڑت سوچ ہے۔اگر انہوں نے خود کوئی سوچ کی ہو تو کی ہو گی لیکن اگر آپ اس کو کمیٹی کی طرف جانے دیں یا اس کو بھیج دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ شکریہ جی۔

جناب سید رحیم: یہ قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر کہہ دیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اوشوہ جی، Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آنریبل ڈپٹی سپیکر صاحب، یہ جو پریولج موشنز بہت زیادہ جمع ہو رہی ہیں، Kindly ان کو جلدی نمٹانا ہے، آپ اس کے فوری بعد یہ کریں گے جی۔

(اس مرحلے پر قائد حزب اختلاف اور وزیر اطلاعات ایک ساتھ کھڑے ہو گئے)

<u>جناب سپیکر</u>: جی بسم اللہ، پہلے آپ یا کون؟

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر، چه پریس ئے رایاد کړو نو بیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: (قہقہہ) ښه څه، میاں افتخار حسین صاحب۔ دا د دوئ محکمه ده نو بسم اللّٰه جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: ستاسو ډیره مهربانی او د درانی صاحب هم مهربانی۔ داسے ده جی چه د پریس ملگرو چه دا اوس ئے بائیکاټ کړے وو، ټولو ملگرو له ئے قرارداد هم ورکړو، هر چا ته ئے حواله کړے دے او خصوصی طور چه د 'آج' اخبار نه ئے کوم ملگری ویستی دی، په هغے باندے د دوئ تحفظات هم دی او دا خبره کوی چه دا مناسب خبره او مناسب رویه نه ده۔ مونږه هم دا خبره کوؤ جی چه یقیناً کوم خلق ملازمت کوی نو د حکومت ذمه داری جوړیږی چه د هغوی ملازمت ته د سیکیورټی ورکړی او د هغوی د حقوقو تحفظ اوکړی۔ د 'آج' اخبار په حواله دا یوه خبره زۀ ضرور کوم چه یوسفی صاحب پخپله یو ورکر جرنلسټ پاتے شوے دے، د دے تجربو نه وتے دے او ډیر په ښه طریقه باندے خپل اخبار چلوی، مونږ هغه ته خواست کوؤ او دا خواست په دے بنیاد باندے کوؤ چه مونږه نه غواړو چه د مالکانو او دا کوم خلق چه کار کوی، د هغوی تر مینځه د غلط فهمی پیدا شی بلکه په دے لحاظ دا خبره کوؤ چه زر تر زره چه کوم ملگری ئے ویستلی دی نو هغه د واپس واخلی او داسے چه د چا د وښکلو نه دا تاثر پیدا کیږی چه دا گنی انتقامی کارروائی ده یا دوئ ته تحفظ حاصل نه دے نو دا مناسب نه ده او په اخباراتو کښے یوه مسئله ډیره زړه راروانه ده چه د ویج بورډ په حواله یوه خبره کیږی او تر اوسه پورے هغه مسئله حل نه شوه او دا په ډیره لویه پیمانه راروانه ده د مرکز نه د ټولو صوبوں او داسے په یو، تر دے پورے چه اخباراتو هغه ویج بورډ دوئ ته ورنکړو چه دوئ ته مکمل تحفظ حاصل شی چه کوم سړے سروس کوی نو د سروس خپل طریقه کار وی، که داسے یو وخت راشی چه هغه د نوکرئ نه وښکل وی نو هغه ته نوټس ورکول وی، د هغوی سره خپل وخت وی، وضاحت وی او هغوی ته قانونی تحفظ هم حاصل وی خو د بد قسمتئ نه زمونږ صحافیانو

ورونړو ته دا تحفظ حاصل نه دے ، لهذا دغه هم يوه خبره ده او زمونږه په دے پاکستان کښے دننه او خاصکر زمونږه په صوبه کښے هم ډيرے مسئلے داسے دی چه مونږه مالکان هم تنګول نه غواړو ځکه چه چرته د کارخانو دننه د ملازمين خبره وی او يو کارخانه دار تنګ شی نو چه کارخانه دار نه وی نو کارخانه کښے به ملازمت څوک کوی؟ لهذا مونږه په دواړه مخه د دے خبرے ذمه داری چه د مالکانو د حقوقو هغه هم د حکومت ذمه داری ده او مونږه يوسفی صاحب خپل ځانی پيژنو، زما طمع او توقع ده چه دا زمونږه کومے خبرے روانے دی، په دے دوران کښے مونږه ورسره پرون خبره کړے هم ده، دوئ زما سره ملاقات کړے وو، مونږه ورسره خبره کړے هم ده او زر تر زره به هغه په دے باندے عمل اوکړی خو دا يواځے 'آج' اخبار نه دے بلکه د دے سره تړلے جناح اخبار، روزنامه پاکستان، روزنامه خبريں، روزنامه ډيلی او بيا ورسره چه کوم دے چينل فائيو، دوئ تنخواه ګانے تر اوسه پورے نه دی ورکړے ، د دوئ د هم نوټس واغستے شی۔ دوئ يوه خبره زما سره اوکړه او ما ورته دا خبره اوکړه چه چونکه د حکومت د طرف نه اشتهارات وی او دوئ وائی چه زمونږ تنخواه ګانے مونږ له څوک نه راکوی، زمونږ تحفظات شته دے نو تاسو اشتهارات هغه چا له مه ورکوئ کوم چه زمونږ د ورکرانو خيال نه ساتی، دا يوه خبره ضرور کوؤ چه مونږ ئے منصفانه طريقے سره او بلا تفريق خپل اشتهارات ټولو ته ورکوؤ خو دا يوه خبره ضرور کوؤ چه کله اخبار د حکومت زير نګرانئ کوم اشتهارات اخلی نو دا خبره به هم يقنی کول غواړی چه د هغوی سره کوم خلق کار کوی نو پکار دا ده چه د هغوی تحفظ اوشی، هغوی له تنخواه ګانے ورکړی او چه کوم کوم اخبارونو ته تنخواه ګانے پاتے دی، 'خواست' لفظ ځکه استعمالوؤ چه دا پارليمانی لينګويج دے ، که نه وی نو په حکومتی سطح باندے به مونږه د دے خپلو ورکرانو تپوس ضرور کوؤ، د مالکانو خيال به هم ساتو خو ورکران هم د چا په رحم و کرم نه پريږدو۔ په دے لحاظ باندے زهٔ د خپلو صحافيانو ورونړو ډير زيات مشکور يم چه هغوی خپل بائيکاټ ختم کړو او راغلل۔ زهٔ يو ځل بيا د 'آج' انتظاميے ته خاصکر يوسفی صاحب ته دا خواست کوم چه زر تر زره دا وبنکلی ملازمين واپس واخلی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ یوه خبره چه ځنګه میاں صاحب اوکړه، مونږ ورسره اتفاق لرو او انشاء الله که اخبار والا دی او که زمونږه صحافیان ورونړه دی نو پکار دا ده چه ګورنمنټ او مونږه ټول به د دوئ سره په دے تعاون کوؤ چه یره د دوئ دا مسئله حل کړو خو ستاسو توجه سپیکر صاحب، زۀ یوے خبرے ته راګرځومه۔ جس طرح کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابھی ابھی ڈی آئی خان میں ضمنی الیکشن تھا اور ضمنی الیکشن بڑے اچھے انداز اور پرامن طریقے سے ہو رہا تھا، آپ کو بھی رپورٹ آئی ہوگی اور گورنمنٹ کو بھی کہ وہاں پر کسی قسم کے ایسے حالات بھی نہیں تھے کہ ناسازگار حالات ہوں بلکہ اچھے خاصے وہاں پر انتظامات بھی تھے اور سب لوگ بھی آپس میں ہر لحاظ سے بہت کوآپریشن کر رہے تھے لیکن الیکشن Campaign جس وقت ختم ہوا، ہمارا آخری جلسہ ختم ہوا اور اس کے بعد الیکشن پروگرام پر پابندی لگی تو اس کے بعد وہاں پر ڈی آئی خان شہر میں ہمارا جو مین آفس تھا تو اس میں ہمارا بڑی قیمتی سرمایہ جو کہ خواجہ زاہد صاحب، شیخ ایاز صاحب، یہ وہ ساتھی تھے جو مفتی محمود صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے اور جمعیت علمائے اسلام کا اس وقت سے جو الیکشن Campaign اور دفتر کا انتظام تھا تو وہ ان حضرات کے حوالے ہوا کرتا تھا اور اسی حوالے سے چونکہ کل پھر الیکشن تھا، یہ پولنگ ایجنٹس اور گاڑیاں جس طریقے سے وہ بھیجتے تھے کہ رات کو ایک ناخوشگوار واقعہ سامنے آیا اور وہاں پر دو بم پھینکے گئے اور جب دو بم پھینکے گئے تو اس سے وہاں پر ہمارے وہ دو قیمتی اشخاص جو کہ ہمارا سرمایہ تھے، دونوں شہید ہوئے اور وہاں پر تقریباً دس سے زیادہ ہمارے جو کام کرنے والے ورکرز تھے، وہ زخمی ہو گئے اور میں خود دفتر بھی گیا، ہسپتال بھی گیا اور اس پر بھی ہم نے ذرا سوچنے کی کوشش کی کہ ایسے حالات جو پرامن تھے، یہ واقعات کیوں پیش آئے؟ تو پھر بعد میں جب ہم نے پوری تفتیش کی تو پتہ چلا کہ وہاں پر اس سے چار پانچ دن پہلے پیپلز پارٹی کے امیدوار نے الیکشن کمیشن کو درخواست دی تھی کہ ہمیں ڈی آئی خان میں الیکشن کیلئے فوج دی جائے لیکن حالات چونکہ بڑے پرامن تھے اور الیکشن کمیشن نے وہاں پر فوج کیلئے انکار کیا کہ ہمیں فوج بھیجنے کی کہیں ضرورت نہیں ہے اور حالات پرامن ہیں اور جب انہوں نے اس سے انکار کیا تو اس کے بعد یہ کارروائی کی گئی جس کی کافی حد تک ہم اپنے علاقائی طور پر بھی اس کا Clue معلوم کر چکے ہیں اور ہم محسوس

کرتے ہیں کہ یہ واقعہ دہشتگردی کا نہیں اور نہ کوئی اس کو دہشتگردی سے جوڑے بلکہ اس میں کچھ خاص لوگ ملوث ہیں جو کہ بڑے ذمہ دار لوگ، شاید بعد میں ہو سکتا ہے کہ ریکارڈ پہ آ جائیں تو اسلئے ہم نے ماحول کو بھی بہت کنٹرول کیا کیونکہ ویسے بھی حالات اچھے نہیں ہیں، وہاں پر نہ ہم نے بازار بند کیا، نہ ہم نے جلوس نکالا بلکہ پرامن رہنے کی اپیل کی کہ اس مسئلے کو ہم لیں گے، تو اسلئے میری گزارش یہ ہے کہ اس کی ہائیکورٹ کے جج کے ذریعے جوڈیشل انکوائری کی جائے، خواہ اس میں کوئی ملوث ہو، ہم بھی اپنے ثبوت پیش کریں گے کہ اگر ہمارے پاس کچھ شواہد ہوں، وہاں پر پولیس کے پاس بھی کچھ شواہد شاہد ہوں گے تو وہ بھی اپنے شواہد دیں گے کیونکہ یہ سلسلہ اگر چلتا رہا تو نہ سیاست رہے گی اور نہ پھر بعد میں الیکشن ہوں گے۔ اگر ہم نے پہلے سے اس کا تدارک نہ کیا اور ہم نے مل بیٹھ کر، یکجا ہو کر ان لوگوں کو جو سازش کرواتے ہیں یا آپس میں لوگوں کو لڑاتے ہیں، انجام تک نہیں پہنچایا تو پھر یہ ہو جائے گا کہ جو خاص پارٹی کے لوگ ہیں، وہ پھر اس میں نقصان بھی اٹھائیں گے اور آخر میں ایکدوسرے پہ پھر بڑی دعویداریاں بھی ہونگی اور یہ سلسلہ ایک غلط طریقے پہ چلا جائے گا۔ ایک تو میری یہی گزارش ہے گورنمنٹ سے کہ یہاں پر وہ ہائیکورٹ کے جج کے ذریعے اس واقعہ کی انکوائری کرائے، ہمارے پاس جو کچھ ثبوت ہیں، وہ بھی ہم مہیا کریں گے اور وہاں پر گورنمنٹ ہے جی، پولیس ہے تو وہ بھی مہیا کریں گے۔ دوسرا جی بڑا نازک مسئلہ جو کہ ہمارے بنوں کے ایک طالب العلم، عدنان خان کو پشاور یونیورسٹی میں لکڑی میں میخ گاڑ کر سر پر مار مار کر اذیت اور تکلیف سے دوچار کرنے سے پیدا ہوا ہے، اس کا بھی اگر تدارک نہ کیا گیا تو یونیورسٹیوں میں بھی احتجاج بڑھتا جا رہا ہے، یونیورسٹی بند ہے، بنوں یونیورسٹی بند ہو رہی ہے، تعلیمی ادارے بند ہو رہے ہیں تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اس کی بھی جوڈیشل انکوائری کرائی جائے تاکہ لوگوں اور دونوں فریق کا ایک طرح کا اطمینان ہو۔ ایک وہاں پہ جو دھماکہ ہوا ہے جو ہمارے آفس میں ہوا ہے، اس کی بھی جوڈیشل انکوائری کرائی جائے اور دوسرا جو طالب علم کا واقعہ ہے تو ان دونوں پر میری گزارش گورنمنٹ سے یہ ہوگی کہ ان دونوں واقعات کی ہائی کورٹ کے جج کے ذریعے جوڈیشل انکوائری کرائی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ٹریژری بنچز۔۔۔۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں صاحب۔ آنریبل منسٹر فار انفارمیشن، میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> ډیره مهربانی جی۔ د ټولو نه اول خو رشتیا خبره دا ده چه د دے واقعے چه څومره مذمت اوشی نو دا کم دے او زمونږ د زړهٔ همدردئ د دوئ سره دی لکه څنګه چه دوئ الفاظ بیان کړل۔ دا یو بیک ګراونډ چه هلته د فوج د راتللو جواز وو او دا زمونږ خواهش نه وو خو رشتیا خبره دا ده چه د هغه ځائے په خوا کښے وزیر ستان وو او یو مشکل ضرور وو چه زمونږه د الیکشن د ورځے د پاره د دے خبرے ډیمانډ وو چه دا د پرامن تیره شی، چرته په دیکښے ناخوشګواره واقعه او نه شی نو تر دغے پورے خو د حکومت ذمه واری جوړیږی چه پرامن ټول صورتحال تیر شی او چه کوم کوم ځائے کښے ضرورت وی نو هغه رنګ قدمونه اوچت شی نو داسے نه ده چه دا واقعه د دے د پاره شوے ده چه فوج د راشی۔ واقعه چه نه وه شوے نو هم دا خبره زیر غور وه چه د فوج راتلل پکار دی نو د دے د Justification خبره په دے بنیاد د فوج د پاره نه ده شوے خو دا چه هر چا کړے ده، ډیره ناجائزه ئے کړے ده او داسے ده لکه چه زمونږ پخپله د خپلے پارټئ یو ورکر په دیکښے شهید شوے وی او بیا د مفتی محمود صاحب د وخت خلق وو، زمونږ د پاره د خپل دغه نه هم زیات قابل احترام دی او یقیناً چه دا واقعه شوے ده، د دے جوډیشل انکوائری پکار ده۔ مونږه یو ځائے کښے هم د دے خبرے لاره نه نیسو چه په حقیقی معنو کښے پته اولګی چه رشتیا دا چا کړی دی ځکه چه کله کله داسے اوشی چه دیکښے دریم ګړے د حالاتو نه د خپلے فائدے اغستلو د پاره جنګ جوړول، خلق جنګول او بد اعتمادی پیدا کول وی نو بالکل انکوائری د اوشی، مونږ د دے په حق کښے یو۔ درانی صاحب چه کومه خبره کړے ده، زمونږ د حکومت د طرف نه په دیکښے هیڅ قدغن نشته بلکه مونږ ورسره ملګرتیا کوؤ۔ یوه خبره دوئ د سټوډنټ چه کومه اوکړه جی نو رشتیا خبره دا ده چه دا دومره سیریس خبره ده، دا ډیره عجیبه ده او بیا په اخباراتو کښے چه په کوم رنګ راغلے ده نو هغه رنګ شوے نه ده۔ دا خو ښکاره جاره یو ګروپ تلے دے، دے غریب یواځے وو، یو ورسره بل کس وو، وهلے ئے دے، مړ کړے ئے دے او خبر دا راغلے دے چه دوه ګروپونه په خپلو کښے جنګیدل۔ ګروپ نه دے جنګیدلے، دا یو دهشتګردی ده ښکاره جاره، بالکل جوډیشل انکوائری د اوشی او د صوبائی حکومت په حواله زمونږه خپله هم ډیوټی

جوړیږی خو چونکه چانسلر، گورنر صاحب نیغ په نیغه Deal کوی نو زمونږ هغوی ته خواست دے چه هغوی د په دیکښے اقدامات پخپله اوچت کړی په ځائے د دے چه مونږ به تعلیمی ادارے بندوؤ، مونږ به کالجونه بندوؤ، مونږ به هاسټلے بندوؤ۔ سړی معلوم دی، خلق معلوم دی نو دا څنگه خبره ده چه سړے به معلوم وی، خلق به معلوم وی او نه به د هغه په کور چهاپه وهلے کیږی، نه به هغه گرفتاریږی؟ دا خو ښکاره خبره کوی او یو تنظیم پکښے ملوث دے۔ پکار دا ده چه په هغے تنظیم Ban اولگولے شی چه هغه په دے باندے Terrorist declare شی۔ دا خو عجیبه خبره ده چه یو تنظیم به ملوث وی، د هغے د پاره به مونږه دومره خبرے کوؤ چه زما سړے به مړ وی او هغه ژوندے وو، سړی ئے ښودلی دی، خلق ئے ښودلی دی، په هسپتال کښے مړ شوے دے، لهذا مونږ به هم د حکومت په سطح خپله ذمه واری سر ته رسوؤ، مونږ به هم په دیکښے پوره پوره اقدامات کوؤ چه کوم خلق گرفتار نه دی نو زر تر زره به ئے گرفتاروؤ او بالکل انکوائری د اوشی چه هغه د چا خبره وائی چه "ابۀ ابۀ به شی او پئ پئ به شی"۔ بالکل مونږ د دے درانی صاحب سره دیکښے متفق یو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر! زۀ پخپله په دے سلسله کښے خبره اوکړمه خو د دغه طالب علم کوم چه شهید دے، د عدنان عبد القادر مور ما ته یو خط را لیږلے دے او زما په وساطت باندے هغے یو سوال کړے دے چه زما دا پیغام د خپل ایوان معززو ملگرو ته اورسوه او ستاسو که اجازت وی نو دا یو څو ټکی دی د هغے، دا به زۀ اووایمه۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): "13 مارچ 2010ء کو میرا یتیم جواں سال 24 سالہ بیٹا فائنل ایئر انجینئرنگ کا طالب علم عدنان عبدالقادر کو اسلامی جمعیت طلباء پشاور، جماعت اسلامی سٹوڈنٹس ونگ نے انتہائی وحشیانہ طریقے سے لاٹھی اور سریے سے مارا۔ مضروب عدنان ایک ہفتہ ایل آر ایچ میں حالت قومہ میں رہنے کے بعد 19 مارچ 2010ء بروز جمعہ اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ عدنان عبدالقادر کی

شہادت اس معاشرے کے کردار، تعلیمی ادارے کی انتظامیہ اور پولیس پر کئی سوال اٹھاتی ہے۔ وقوعہ سے کچھ روز پہلے سعد عالمگیر نامی طالب علم اپنے کمرے میں میوزک سن رہا تھا، جب آئی جے ٹی (اسلامی جمعیت طلباء) کے خالد ابراہیم نے اسے میوزک بند کرنے کو کہا تو نوبت ہاتھا پائی تک پہنچی لیکن 13 مارچ کو عدم برداشت اور تشدد پر مبنی آئی جے ٹی کے طلباء اسلحہ، لاٹھیوں اور سریے سے لیس ہو کر اپنی بھرپور طاقت کے ذریعے انہوں نے نہتے چار طالب علم جن میں میرا بیٹا شہید عدنان عبدالقادر جس کا اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں تھا، اس وقت سعد عالمگیر کیساتھ موجود تھا تو آئی جے ٹی کے طلباء نے ان پر حملہ کر کے تین کو نیم بیہوش اور میرے یتیم بیٹے عدنان کو بیہوش کر دیا۔ بعدازاں عدنان سر میں شدید چوٹ کے باعث 19 مارچ 2010ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ یونیورسٹی کے پرووسٹ اور وارڈن کو باقاعدہ تحریری طور پر آئی جے ٹی کے ممکنہ حملے سے آگاہ کر دیا گیا تھا لیکن ان دونوں کی Criminal negligence اور سپورٹ نے اس بربریت اور جبر کو ہونے دیا۔ اس پورے واقعہ میں پولیس نے کوئی مثبت کردار ابھی تک ادا نہیں کیا۔ نو افراد کے خلاف قتل کا مقدمہ درج ہونے کے باوجود ابھی تک ایک گرفتاری بھی عمل میں نہیں لائی گئی۔ ڈائریکٹر کیمپس اقبال خان اور اس کی ٹیم باوجود یہ کہ ان کے پاس ملزمان کے مکمل کوائف اور پتے موجود ہیں، تاحال ان کی طرف سے کوئی عملی تگ و دو نہیں کی گئی، ان جملہ نو افراد میں سے کچھ انجینئرز اور ڈاکٹر طلباء بھی شامل ہیں۔ ابھی تک یونیورسٹی انتظامیہ ڈاکٹروں کو Struck off یا Expel نہیں کر سکے اور باقی افراد کے خلاف ابھی تاحال ایک جامع ترین کارروائی نہیں کی گئی۔ 19 مارچ کو ایک بیوہ ماں نے اپنے جواں سال بیٹے، چھ ماہ کی نو بیاہ بیوی نے اپنے شوہر اور معاشرے نے ایک قابل اور بہترین انسان کھو دیا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک کے ایوانوں نے ابھی تک اس واقعے کا نوٹس نہیں لیا۔ پرنٹ میڈیا جماعت اسلامی کے خوف کے باعث آج تک واضح طور پر آئی جے ٹی کو اپنی تنقید کا نشانہ نہ بنا سکی۔ گزارش ہے کہ ایوان کے معزز ممبران اس مسئلے پہ بحث کرنے کے بعد یونیورسٹی انتظامیہ ان نو ملزمان کو خارج کرے، آئی جے ٹی تنظیم پر مکمل پابندی عائد کرے اور اس کے منفی کردار کو معاشرے میں اجاگر کرے۔ مزید برآں اقبال خان ڈائریکٹر کیمپس کو کہا جائے کہ جلد از جلد گرفتاری عمل میں لائی جائے"۔

جناب عالی، څنګه چه زمونږه مشر اووئیل او درانی صاحب هم اووئیل، دا یو ډیر زیاتے روان دے چه د تعلیم ادارے د سبق د پاره جوړے دی او پکښے داسے یو ګروپ چه هغه غنډه ګردی کوی او بیا داسے د معصومانو د وینو سره لوبے کوی، زما هم دا خواست دے دے هاؤس ته چه متفقه طور باندے مونږه د

قرارداد په ذريعه باندے گورنر صاحب ته دا درخواست اوکړو چه چونکه هغه د دے اتهارټی دے چه هغے کښے يو انکوائری مقرر کړی او هغه انکوائری ټيم کښے د دے هاؤس نه کسان واخلی او چه کوم سړے په ديکښے Involve وی، کوم طالب علم Involve وی، که هغه انتظاميه وی او که پوليس وی، که هر څوک وی، د هغوی خلاف د باقاعده کارروائی اوشی۔ باقی پوليس ته هم دا دغه ورکول پکار دی چه فوراً د دے گرفتاری اوکړی، دا يو ډير زياتے دے او د دے د پاره چه نور خلق هم سبق واخلی۔ که نن دا ماشوم شهيد کړے شو، سبا به زما بچے شهيد شی، سبا به ستا بچے شهيد کړے شی، سبا به د نورو ممبرانو بچی شهيد کوی نو مطلب دا دے هلته خو د هر چا بچے شته دے، دا هره يوه يونيورسټی خو د يو تن نه ده کنه، مطلب دا دے دا اداره نه د يو تن او نه د دے يو گروپ ده۔ په دے وجه مونږ ټولو له سخت سيريس نوټس اغستل پکار دی، حکومت ته وينا کول پکار دی او پوليس ته وينا کول پکار دی چه دا کوم چارج شوی دی، ډائريکټ چارج دی په ايف آئی آر کښے چه د دوئ خلاف کارروائی وکړی، گرفتار د ئے کړی چه دوئ کوم ځائے کښے پټ شوی دی۔ ډيره مهربانی، ډيره مهربانی۔

وزيراطلاعات: جناب سپيکر صاحب!

جناب سپيکر: جی، مياں افتخار صاحب۔

وزيراطلاعات: جناب سپيکر صاحب، دوئ چه کومه خبره اوکړه يقيناً داسے ده چه دا دواړه اړخونه کتل غواړی۔ جوډيشل انکوائری خو لازم پکار ده چه بيخی پته اولگی خو دا ده چه پوليس ته خو پکار ده چه مونږ د دے ځائے نه، مونږه د حکومت په سطح لگيا يو او هغوی ته دا هدايات دی چه کوم کوم ځائے کښے دا خلق دی، په هغوی د چهاپه اووهی او زر تر زره د گرفتار شی ځکه چه دا ډيره غير مناسب خبره ده چه گنی مونږ به د چا د پريشر لاندے راځو او قاتلان به بخښنو؟ دا نه شی کيدے چه چرته داسے يوه مسئله راپيښه شی، دا ډيره سيريس مسئله ده۔ دا خو نن د هغے مور فرياد دے خو داسے نه ده، دا د ټولو خلقو فرياد دے۔ داسے نه شی کيدے چه معاشره به د يو مخصوصو خلقو په لاس کښے وی او هغوی به خپل اختيارات استعمالوی۔ سپيکر صاحب، يو نزاکت په ديکښے

دے چه دا کومه واقعه شوے ده، د دے شا ته بیک گراونډ دا دے چه سر، دوباره بیا هغه فضاء جوړه کړی چه په یونیورسټو او په کالجونو کښے مو د ترقئ او د روشن خیاله خلقو لارے اونیولے او یو تنگ ماحول جوړ کړے شی او دا هغه په دے سطح باندے چه ورو ورو په دے ملک کښے یو فضاء داسے جوړیږی چه خلق آزاده فضاء وینی، دوئ دوباره د یونیورسټو او د کالجونو په سطح راځی، لهذا دا کالجونه او یونیورسټئ چه کوم دی، دا د یو مخصوص گروپ نه دی بلکه دا د ټولو پاکستانانیانو دی او په دیکښے هر چا ته پوره پوره حق دے او څوک د چا حق وهلے نه شی او چا چه هم د چا حق وهلے دے، پولیس ته د دے ځائے نه مونږه دا هدایات جاری کوؤ چه زر تر زره دا خلق گرفتار کړی چه مونږ ته د دے خبرے پته اولگی چه کوم خلق په دیکښے ملوث وو چه تاسو پرے چهاپه وهلے ده، تاسو پرے ورغلے یئ۔ اول خو به ئے لازم گرفتاروئ خو که هغوی پټ شوی وی، گرفتار نه وی نو ستاسو د عمل نه به پته لگی چه او تاسو په دیکښے حرکت کړے دے چه په معاشره کښے خلقو ته پته اولگی چه دا حکومت د انصاف تقاضے پوره کوی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ میاں صاحب، ستاسو چه کوم د دے ځائے نه هدایات دی نو پولیس له په دیکښے فوری کارروائی پکار ده، دا د ټولو بچے دے۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا لیکن یہ بات انتہائی اہم ہے جس کا یونیورسٹی کے ساتھ تعلق ہے اور ہم نہیں سمجھتے کہ ابھی تک یہ لڑکے Rusticate کیوں نہیں ہوئے، Arrest کیوں نہیں ہوئے؟ میاں صاحب نے تو بڑی تفصیل سے بات کی کہ ہم حکم دیتے ہیں لیکن ان کی Rustication کے بھی آرڈرز کئے جائیں اور وائس چانسلر کو کہا جائے کہ وہ ان کو یونیورسٹی سے Rusticate کریں۔ دیکھیں نا، اس طرح اگر یہ لوگ یونیورسٹی میں رہے تو کل کسی اور کے بیٹے کو بھی یہ مار سکتے ہیں اور پھر یہ لوگ جو اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں، ان کو شہ ملتی ہے پھر ان کے حوصلے بڑھتے ہیں اور آئندہ کیلئے وہ کسی اور انسٹی ٹیوشن میں بھی اس طرح کی حرکت کر سکتے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جب بھی ہم اسمبلی میں آتے ہیں تو نئے نئے دکھ کی بات سنتے ہیں، ہمارے صوبے میں پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے؟ میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ اجلاس نہ ہوتا، آپ آج اجلاس نہ بلاتے تو گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، اس پر وہ ایکشن لے؟ سپیکر صاحب، کیا یہ فورم ہی یہاں ایک چیز کو Highlight کرے گا اور اس کو لے کر کرے گا کہ اس کو ایسا کریں، ایسا کریں؟ کیا ہمارا ادارہ کوئی بھی نہیں ہے؟ کیا ہماری پولیس نہیں ہے؟ کیا ہماری گورنمنٹ نہیں ہے؟ یہ جو کچھ ہو رہا ہے تو اس کا تدارک کون کرے گا؟ سپیکر صاحب! آپ کریں گے؟ یہ اسمبلی کرے گی؟ یہ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے؟ آج گورنمنٹ کی سائڈ سے بڑے اچھے جواب آرہے ہیں اور ہم خوش ہوتے ہیں لیکن اس پر عملدرآمد اس سے پہلے کیوں نہیں ہوا ہے؟ اتنے دن کیوں گزر گئے ہیں؟ جناب سپیکر! آپ اس بات پر سوچیں کہ یہ کون کرے گا؟ یہ تدارک کون کرے گا؟ ہم روزانہ Speeches ہی کرتے رہیں گے اور کبھی کیا کریں گے؟ ہم مسلمان ہیں اور پھر پاکستانی ہیں، ہم سب کو مل کر اپنے ملک اور اس صوبے کیلئے سوچنا ہوگا۔ یہ پارٹیاں تب ہی ہونگی جب یہ ملک اور صوبہ رہے گا تو ہم لوگ رہیں گے۔ یہ کبھی ایک ناکام ہو جاتا ہے، پہلے دہشتگردوں کے ساتھ لگے ہوئے تھے اور اب ہمارے بچے شروع ہو گئے ہیں اور ایکشن کے دوران یہ جو بات ہو گئی ہے تو یہ کتنی قابل مذمت ہے جی۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب بوجھ آپ پر ہی ہم ڈال رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ Law Enforcing Agencies اور خصوصاً پولیس کو خصوصی ہدایت کی جاتی ہے کہ اس واقعے میں فوری طور پر جس طرح میاں صاحب نے کہا، اس پہ فوری کارروائی کریں اور گورنمنٹ سے بھی میں استدعا کرتا ہوں کہ جوڈیشل انکوائری جو آپ بتا رہے ہیں تو اس کو فوری Initiate کریں۔ تھینک یو جی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Issrar Ullah Khan Gandapur to please move his Privilege Motion No. 95. Mr. Israr Ullah Khan Gandapur please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ "جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ نیابت میں تھانہ کلاچی کے ایس ایچ او، فاضل خان کو میں نے بطور Justice of peace کے مسمی یاسر کی ایف آئی آر درج کرانے کیلئے باقاعدہ لکھا تاہم ٹال مٹول

سے کام لیتے ہوئے انہوں نے اس پر عملدرآمد نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے فون پر رابطے کی کوشش کی تو باوجود موقع پر ہونے کے انہوں نے قصداً بات گوارا نہیں کی بلکہ تھانہ منشی کو بتایا گیا کہ ایس ایچ او گشت پر ہیں جو کہ یقیناً Disrespectful conduct میں آتا ہے۔ ان کے ہر دو عمل سے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا مختصر بات کے بعد اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے"۔

سر، ہمارا جو پریویلج ایکٹ ہے، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس کے متعلق اپنے دو خدشات کا اظہار کیا ہے۔ آپ اگر ہمارے ایڈیشنل پاورز دیکھیں تو اس میں سر، ممبر آف اسمبلی کے متعلق ہے کہ "Exercise full powers of Justice of Peace" اور اسی Justice of Peace کا ایک آرڈیننس ہے جو کہ لاء ریفارمز آرڈیننس ہے 1972ء سے 1976ء جو کہ سی آر پی سی، یہاں میرے پاس موجود ہے، اس میں بھی اس کا حوالہ ہے۔ سر، میں مختصراً اس کو آپ کے اور ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس کا Relevant clause, relevant section ہے کہ "Justice of Peace for any local area shall have the power within such area to call upon any member of the Police force on duty to aid him" اور آگے چل کر سر، سیکشن 4 میں کہتے ہیں کہ "Where a member of the Police force on duty has been called upon to render it under sub section (3) shall be deemed to have made by a competent authority". سر، اس کے متعلق لاء بالکل کلیئر ہے، یہ سی آر پی سی کا سیکشن 22 بھی اس کے متعلق بالکل کلیئر ہے اور سر، جو Framers ہوتے ہیں ایک آئین کے، ایک قانون کے تو وہ بڑی بڑی باتیں کر جاتے ہیں اور اس میں احاطہ کر جاتے ہیں کہ بعد میں جب ان کی Implementation ہوتی ہے تو وہ گورنمنٹ پہ ہوتی ہے۔ یہ جو ہمارا پریویلجز ایکٹ ہے، کہنے کو تو اس میں دو تین ہمارے پاورز ہیں لیکن جنہوں نے اس کو بنایا ہے، ان کی وہ Foresight تھی کیونکہ جب وہ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز کی بات کرتے ہیں تو اس طریقے سے سمجھ لیں کہ More than fifty percent آپ کے گورنمنٹ کے جو ایمپلائز ہیں، انہوں نے ان کا احاطہ کیا ہے، جب وہ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز کی بات کرتے ہیں تو Around thirty percent ان کا احاطہ کیا ہے، جب وہ جیلز کی باتیں کرتے ہیں تو ان میں بھی پانچ سے دس پرسنٹ ان کی Contribution ہے اور جب وہ Justice of Peace کے اختیارات آپ کو دیتے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اس مختصر کتاب میں جتنے بھی محکمے ہیں، ان کے متعلق ہمیں کھل کے اختیارات دیئے گئے ہیں لیکن سر، افسوس اس وقت ہوتا ہے کہ جب اس طریقے سے ایس

ایچ او جو ڈیوٹی پر موجود ہے اور میں نے باقاعدہ ان کو لکھ کر بجھوایا لیکن اس کے باوجود انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا تو سر، میری استدعا ہو گی کہ گورنمنٹ دل کو بڑا کرے اور اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دے۔

Mr. Speaker: Ji, from Treasury Benches?

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib, please.

وزیر قانون): بالکل جی، ہم ان کو سپورٹ کرتے ہیں، یہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the Hon'able Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his adjournment motion No. 163. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ "جناب سپیکر، اجلاس کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ ضلع مردان میں آبنوشی کی سکیمیں جو عرصہ دراز سے نان فنکشنل چلی آ رہی ہیں، جن کے سٹارٹ نہ ہونے کی وجہ سے عوام میں شدید بے چینی پیدا ہوئی ہے"۔

جناب سپیکر، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ جو حکومت کا ایک محکمہ ہے اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پانی آجکل کی کتنی اہم ضرورت ہے اور مردان میں ایسی سکیمیں جو 1981-82 میں کمپلیٹ ہو گئی ہیں لیکن ابھی تک سٹارٹ نہیں ہوئی ہیں، میرے پاس یہ ساری لسٹ پڑی ہوئی ہے اور اس میں ایسی سکیمیں ہیں جو 1983-84 میں مکمل ہو گئی ہیں لیکن ایک لاکھ، ساٹھ ہزار روپے کی وجہ سے وہ سکیمیں ابھی تک چالو نہیں ہوئیں اور یہاں پر اگر آپ دیکھیں تو 'Run by DDO' مردان میں ٹوٹل اکتیس سکیمیں ہیں اور مردان کے ٹوٹل اکتیس سکیموں میں بائیس نان فنکشنل ہیں یعنی اکتیس میں صرف نو کام

کر رہی ہیں اور بائیس سکیمیں صرف ان چھوٹے چھوٹے فنڈز کی کمی کی وجہ سے ابھی تک نامکمل ہیں۔ ایک تو ان کو ایم اینڈ آر کے پیسے ملتے ہیں اور پتہ نہیں کہ وہ کدھر جاتے ہیں، دوسرا جناب سپیکر، اگر واقعی ان کے پاس پیسے نہیں ہیں اور ان ساری سکیموں کی جو لسٹ ہے جو تقریباً میرے خیال میں کوئی بائیس بنتی ہیں، ان پر کل دو کروڑ روپے خرچہ بھی نہیں آتا اور مردان میں بائیس سکیمیں اسی وجہ سے بند ہیں کہ کوئی دو کروڑ روپے اگر ہوں، کسی پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار، دو لاکھ اور ڈھائی لاکھ، ان پیسوں کی وجہ سے وہ سکیمیں بند ہیں اور حکومت کا اس پر لاکھوں کروڑوں روپے کا خرچہ ہو چکا ہے، ٹیوب ویل بن چکا ہے، لائن بچھائے جا چکے ہیں، موٹر پمپس وغیرہ سب کچھ لگ چکا ہے مگر چھوٹی چھوٹی چیزوں کی وجہ سے وہ سکیمیں ابھی تک بند ہیں اور آپ یقین کریں کہ لوگ ہم پر ہنستے ہیں کہ جب ہم وہاں جاتے ہیں۔ تو بیس بیس سال کی سکیمیں ہیں، ہم نے محکمہ پبلک ہیلتھ والوں کو کئی بار یہ کہا، نیچے ڈسٹرکٹ سے بھی کئی بار ان کے پاس یہ لسٹیں آئیں کہ جی ہمارے پاس ان پیسوں کی کمی ہیں اور تھوڑے تھوڑے پیسے ہیں اسلئے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے فائدے میں بھی ہے، محکمہ کے فائدے میں بھی ہے اور عوام کے فائدے میں بھی ہے کہ جو چھوٹے چھوٹے کاموں کی وجہ سے نامکمل سکیمیں ہیں، جو چھوٹے مسئلے ان میں ہیں تو ان کو اگر حکومت یکمشت، تقریباً دو کروڑ روپے خرچہ اس پر آئے گا جو انہوں نے ڈسٹرکٹ سے بھیجے ہیں، اگر دو کروڑ روپے ان کو دیئے جائیں تو ڈسٹرکٹ میں آبنوشی کی ساری سکیمیں یکمشت چالو ہو سکتی ہیں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ عبدالاکبر خان، آج میرے بھی دو گھنٹے اس پر ضائع ہوئے ہیں، یہ بجلی کی وجہ سے بند ہیں یا کام Incomplete ہے؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، اب میں آپ کو بتاتا ہوں، اس میں مختلف وجوہات ہیں۔ سر، اس میں یہ لکھا ہے کہ 'Repairs of OHR'، پتہ نہیں کہ یہ کیا چیز ہے؟ اور پھر 'Rehabilitation of Drilling System، اس پر بیس ہزار روپے، 'Extension in Electrification by WAPDA' پینتیس ہزار روپے، 'Provision of Village Regulator' اسی ہزار روپے، مطلب ہے کہ بہت چھوٹی چھوٹی وجوہات کی وجہ سے وہ بند ہیں، اسلئے وہ سکیمیں چالو نہیں ہو سکتیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Energize نہیں ہوئے ہیں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں، بالکل تیار سکیمیں ہیں، بالکل Ready سکیمیں ہیں۔

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عطیف الرحمان صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: او دریږئ جی چه د دوئ هم واورو نو بیا تاسو جواب ورکړئ۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، څنګه چه زمونږه عبدالاکبر خان ورور خبره اوکړه نو دلته کښے زمونږ په پیښور یعنی په ټول پشاور کښے دو سو ټیوب ویلونه پبلک هیلتھ والا چه کوم دی، هغوی ته President Package کښے ملاؤ شوے وو او زما یقین دا دے چه په هغه ټیوب ویلونو کښے تر اوسه پورے یعنی یو ټیوب ویل هم Energize شوے نه دے، یو ټیوب ویل نه دے چالو شوے۔ ضروری خبره دا ده چه د ټیوب ویلونو د پاره دوئ بورنګ کړے دے، پائپونه ئے لګولی دی، ټینکئ ئے ورله جوړے کړے دی، واپډے والا ته ئے پےمنټ کړے دے، بعضے ځائے کښے ورته این او سی ورکوی او بعضے ځائے کښے واپډے والا این او سی نه ورکوی نو د بجلئ د نه لګیدو په وجه باندے زمونږه د اوبو دا ټول واټر سپلائی سکیمونه ولاړ دی۔ جناب سپیکر صاحب، که چرے دوئ ته په وخت باندے ټرانسفرمرے او نه لګیدے یا په وخت باندے دا چالو نه شو نو چه هغه کوم پائپونه لګیدلی دی، اوس خو د ټرانسفرمرو غلاګانے شروع شوے دی نو بیا به هغه پائپونه هم خلق اوباسی۔ زما دا ګزارش دے چه د دے هاؤس یو کمیټی د خصوصی طور باندے جوړه شی چه هغوی د دے ټیز پوره چهان بین اوکړی او د حکومت چه په اربونو روپئ لګیدلے دی چه دا په کار راولی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: پہلے میرے خیال میں اس کو Wind up کرتے ہیں-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں اس پر ایک دو منٹ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، دو دو منٹ بولیں، زیادہ بولنے کی اجازت نہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں شکر گزار ہوں۔ سر، میں سمجھتا ہوں کہ پراونشل ڈیپارٹمنٹ سے زیادہ مسئلہ واپڈا کی وجہ سے بنا ہوا ہے۔ ہم پیسے Deposit کر دیتے ہیں لیکن واپڈا نے ان پہ یہ ایک Fixation رکھی ہوئی ہے کہ آپ کی جو آبنوشی کی سکیمیں ہیں، ان کی Implementation جو ہے، وہ پیسکو آپریشن کرے گا۔ پیسکو کا جو کنسٹرکشن سائڈ ہے، وہ اس کو ڈیل نہیں کرتا، آپریشن والوں کے پاس اتنا،

نہ ان کے پاس Para form arias ہے جس کی وجہ سے ان کی سکیمیں لٹک جاتی ہیں۔ سر، میری اس میں تجویز یہ ہو گی کہ جیسے ہاؤسنگ کالونیز کو پیسکو والے اجازت دے دیتے ہیں کہ آپ اپنی سکیموں کیلئے ٹرانسفر مر وغیرہ جو واپڈا کا Equipment ہے، خود برابر کریں تو اسی طرز پر پبلک ہیلتھ کو بھی یہ اجازت دینی چاہیئے تاکہ یہ جو روز روز کا مسئلہ ہے، اس سے ہماری جان چھوٹ جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ میری جو سکیمیں ہیں، آپ ان میں دیکھیں، یہ ایک سکیم ہے 'Repair of Pump Chamber and Chowkidar Hut' تیس ہزار روپے، اب اگر اس کی Repair کی وجہ سے وہ نان فنکشنل ہے، جب چوکیدار وہاں پر رہ نہیں سکتا کیونکہ ان کو تیس ہزار روپے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس کی Repair کر سکے تو یہ تو بجلی کا نہیں، اس پر تو پندرہ سولہ لاکھ روپے اس وقت 83-1982 میں حکومت نے لگائے ہیں اور تیس ہزار روپے اس کی Repair پر لگتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ سکیم نان فنکشنل ہے، ہو سکتا ہے بجلی کی وجہ سے بھی ہو لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو چھوٹی چھوٹی چیزوں کی وجہ سے آپ بیس لاکھ، پچیس لاکھ اور یہاں پر ایک سکیم ہے جس پر چوہتر لاکھ روپے لگے ہوئے ہیں، صرف ایک سکیم پر اور وہ ایک لاکھ روپے کی وجہ سے نان فنکشنل ہے، تو میری درخواست ہو گی کہ یکمشت دو کروڑ روپے ہوں، اگر حکومت دو کروڑ روپے یا پبلک ہیلتھ اپنے ایم اینڈ آر سے کچھ کر سکتے ہیں لیکن کم از کم اس جون تک تو یہ چالو کرا لیں۔

جناب سپیکر: پرویز احمد خان، پرویز احمد خان خان۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، اس کے بعد آپ۔ پرویز احمد خان صاحب! آج پبلک ہیلتھ کے ساتھ آپ کی جو اتنی بڑی میٹنگ ہوئی، عبدالاکبر خان کو آپ نے نہیں سنا؟

جناب پرویز احمد خان: سر، میں نماز کیلئے گیا تھا۔

جناب سپیکر: وہی مسئلہ ہے جس پر آج میرے بھی دو گھنٹے لگے ہیں اور وہی مسئلہ پھر آیا ہے، آپ نے کچھ ذمہ داری لی تھی۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا! ما خو د دوئ دا تحریک نه دے اوریدلے خو بهرحال نن چه ستاسو په سربراهئ کبنے کوم میتهنگ شوے وو او څنګه چه ډیپارټمنټ مونږ سره مکمل وعده اوکړه چه د آئنده د پاره به زمونږ هره میاشت یو میتهنګ د دے Drinking Water Supply Schemes په حوالے سره کیږی نو

زۀ خو د هغے نه مطمئن یمه او انشاء اللّٰه دوئ به هم مطمئن وی ولے چه هغوی کوم مشکلات د واپډے د طرف نه بیان کړل او نن تاسو پخپله اوکتل چه هغے میټنگ ته د واپډے نه څوک هم رانغلل نو د آئنده د پاره ستاسو د طرف نه بیا ډیر سختئ سره یو لیټر شوے دے چه آئنده کوم میټینگ مونږه کیږدو نو بهرحال هره میاشت کښے ، که څه قسم تکلیف وی زمونږ د هاؤس ورونړو ته د صوبے په سطح نو هغه به انشاء اللّٰه مونږه ماهواری میټنگونه کوؤ د پبلک هیلته په دفتر کښے او څنګه چه تاسو راله طریقه کار جوړ کړے دے ، د هغے مطابق به انشاء اللّٰه دا مونږه Cover کوؤ۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، احمد خان بہادر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، دا د ټیوب ویلو کومه خبره چه عبدالاکبر خان صاحب اوکړه جی، زما په حلقه کښے هم ما ته دا مسئلے دی۔ دوه درے ټیوب ویلے هلته جوړے شوے وے د نن نه پینځه کاله مخکښے جی او هغه ټائم کښے گورنمنټ ورله تین لاکھ ، اسی هزار یا ستاسی هزار روپئ منظورے کړے هم وے او هغه پے منټ واپډے ته شوے هم وو خو د هغے باوجود چونکه په هغه ټائم کښے هغے ته ټرانسفرمر اونه لګیدو نو نن په هغے پیسو باندے کار نه کیږی، هغه اضافی پیسے غواړی۔ جناب والا! دا مونږ ته ډیره غټه مسئله ده۔ واپډا بالکل جی مونږ سره تعاون نه کوی، مونږه جی د خپل فنډ نه واپډا ته بلا پے منټ کړے دے د نن نه یو نیم دوه کاله مخکښے ، زمونږه ټرانسفرمرے راغلے دی، په موقع باندے پرتے دی او سره د دے چه څو څو پیرے ورته وزیر اعلیٰ صاحب اووئیل، تاسو ورته اووئیل، د دے هاؤس نه پرے رولنګ راغے جی، د دے باوجود واپډا په هغے باندے د ټس نه مس کیږی نه۔ د دے نه علاوه جناب والا ، نن چه مونږ ته کومه ډیره غټه مسئله ده نو هغه غټه مسئله دا ده چه په مردان کښے د بیس نه د بائیس گھنټو پورے لوډ شیډنګ کیږی۔ جناب والا ، دا په هیڅ صورت باندے روا نه دے ، په ټول ملک کښے چه څنګه لوډ شیډنګ کیږی نو هم هغه شان د مونږ ته کیږی او د دے نه د زیات نه کیږی۔

جناب سپیکر: اوس دے ایڈجرنمنټ موشن پورے محدود شئ۔

جناب احمد خان بہادر: جناب والا! دا ټولے زمونږ مسئلے دی د واپډا سره او زما به گزارش دا وی چه کوم ځائے کښے دا یوه خبره کیږی د ټرانسفرمرو نو هغه ځائے کښے د ورسره دا خبره هم اوشی، زما دغه گزارش دے جی۔ تهینک یو ویری مچ۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب، دا محدود، صرف دا مسئله Wind up کړئ۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی، زهٔ هم دے پورے محدود پاتے کیږمه۔ عبدالاکبر صاحب چه کومه خبره اوکړه، دا بالکل ټهیک خبره ده، دا د ټولے صوبے دغه رنګ مسئلے شته دے او زمونږه حکومت خپله Priority دا Fix کړے ده چه On going سکیمونه Complete کول غواړی نو دا خو ډیره د لوے لوے پیمانے خبره ده۔ تاسو د کمیټئ خبره هم اوکړه، ډیپارټمنټ به هم په دیکښے خپله حصه اخلی خو زر تر زره جی، مونږ پخپله دا خبره کوؤ جی چه کوم Incomplete دی او د لږو لږو پیسو په وجه باندے ولاړ دی، دا زر تر زره مکمل کول غواړی۔ مونږه د حکومت د طرف نه دوئ ته دا ډاډ ګیرنه ورکوؤ چه دا زمونږه د خپلے پالیسئ حصه ده۔ تر اوسه پورے ولے نیمګړے دی، که د چا ټرانسفرمر نشته دے، زهٔ د ټولے صوبے خبره کوم ځکه چه ټول ملګری به یو نه یو خبره په زړهٔ کښے لری، د چا به د بجلئ مسئله وی، د چا به څه ورکوټی خبره وی لکه کمره نه ده جوړه شوے، د څوکیدار د اوسیدو ځائے نشته دے او داسے مختلف مسئلے نو پبلک هیلته ډیپارټمنټ له پکار دی چه د دے ټوله سروے اوکړی او په یو هفته لس ورځو کښے دننه چه چرته چرته د دے خبرے ضرورت وی نو مطلب دا دے چه په دے باندے کار اوشی ځکه چه دا کول غواړی، دا ډیره سخته مسئله مونږ ته پیښه ده۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریه میاں صاحب۔ دا خصوصی هدایات پبلک هیلته ته د میاں صاحب د طرف نه لاړل او د خزانے وزیر صاحب، همایون خان، که د پیسو کمے وی نو دا به ورله تاسو پوره کوئ جی۔ شکریه جی۔

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): سپیکر صاحب! چه دا راشی نو مونږ به ورله پیسے ورکړو۔

جناب سپیکر: د پیسو د کمی پوره کولو د پاره تاسو Assurance ورکړئ۔

وزیر خزانہ: دا وایمه چه پبلک هیلتھ والا د خپل دغه اوکړی، د فنانس د طرف نه به څه مسئله نه وی۔

جناب سپیکر: جی، همایون خان؟ همایون خان! مونږ وانوریدل۔

وزیر خزانہ: پبلک هیلتھ والا چه کله دا اوکړی نو مونږ سره به میټنګ اوکړی او د هغوی چه کوم Requirements وی، هغه به مونږ ته اوښائی او مونږ به ئے ورله ورکړو۔

جناب سپیکر: تهینک یو جی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هغه هم شوے دی، نن خبره شوے ده۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: محمد زمین خان صاحب۔ محمد زمین خان، کال اټینشن۔ محمد زمین خان نشته دے؟

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان میں داخل ہوئے)

آوازیں: هغه دے راغلو۔

جناب سپیکر: زمین خان صاحب۔

(قہقہے)

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ "جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان میں آپ کی وساطت سے وزیر ایریگیشن کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بلامبٹ ایریگیشن پراجیکٹ دیر لوئر میں متعلقہ افسران نے ذاتی پسند و ناپسند، اقرباء پروری، رشوت خوری اور قومی دولت کی لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کرر کھا ہے جہاں پر مختلف حیلوں بہانوں سے پراجیکٹ کو Delay کیا جارہا ہے، لہذا صوبائی حکومت اس کا نوٹس لے تاکہ مذکورہ پراجیکٹ بروقت پایہ تکمیل تک پہنچ سکے"۔

جناب سپیکرا! په دے باره کښے زۀ یو گزارش کول غواړمه چه دا سکیم د پینځو کالو نه شروع دے، په کروړونو روپئ پرے خرچ شوے او د دے چه کوم Completion period وو نو هغه درے ځله Revise شو۔ په دیکښے ټهیکیداران او متعلقه افسران په خپل مینځ کښے ملاؤ دی او درے ځله ئے په مختلفو بهانو باندے، کله وائی چه دلته کښے د لاء اینډ آرډر سیچویشن خراب دے او دا زۀ د دے ټول هاؤس مخے ته ستاسو په وساطت سره راولم چه کوم ځائے کښے مخکښے تیر ځل چه Time extension ئے پکښے اغستے وو او بیا ئے Rate escalate کړے وو نو دغه ځائے کښے د لاء اینډ آرډر مسئله نه وه، په دغه پورشن کښے مسئله نه وه او دا ټائم ئے Extend کړو او Rate ئے ټهیکیدارانو له سیوا کړل۔ نن بیا هم زمونږ په علم کښے دا راغلے ده چه دغے له بیا د Time extension بهانه جوړوی چه یره فنډ نشته او یو څه نشته او بل څه نشته، نو فنډ به هم زما په خیال وزیر خزانه صاحب ناست دے، زمونږ ورته دا درخواست دے چه دا فنډ هم دوئ ته په وخت باندے Provide کړی او دا پراجیکټ بروقت کمپلیټ شی او دا ریټ د نه Escalate کیږی او دا Time extension د نه ورکړے کیږی چه دے غریب اولس ته بروقت د دے سکیم نه فائده اورسی۔ ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Irrigation, please. Janab honourable Minister for Irrigation.

<u>جناب پرویز خټک (وزیر آبپاشی):</u> جناب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> څوک؟ همایون خان، ستاسو په ځائے جواب ورکوی؟

<u>وزیر آبپاشی:</u> نه، نه، د فنډ ایشورنس به دوئ راکړی او نور به زۀ اوکړم۔ جناب سپیکر صاحب، دا یو ډیر اهم سکیم دے، کله چه مونږ گورنمنټ ته راغلو نو دا بالکل Dead وو او دا دوه کاله مونږ دغه سکیم اوچلولو او دے بجټ کښے چونکه Fully funded سکیم وو خو هغه ریټس ریوائز شول او هغه Revision کښے Extra fund نه وو نو هغه وخت مونږه پی اینډ ډی ته استولے دے او بیا به د پی اینډ ډی نه فنانس ته ځی نو هغوی وائی چه د جون نه مخکښے مخکښے که مونږ ته فنډ راغلو نو زۀ دا ایشورنس ورکومه چه جون کښے به دا کار ختم شی

او که فنډز Delay شو او Availability نه وی نو بیا به Definitely delay راځی۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب څه وائی تاسو ته؟ ایریګیشن منسټر صاحب تاسو ته سوال کوی، همایون خان، آنریبل منسټر فار فنانس، پلیز۔

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانه): جناب سپیکر صاحب، Actually دا د ایډمنسټریټیو ډیپارټمنټ او د پی اینډ ډی دغه دے جی، مونږ خو چه کوم کمټمنټ فنانس کړے وی د اے ډی پی د پاره نو هغه خو که دوئ Re-appropriation باندے څه دغه کولے شی نو فنانس ته به پرے اعتراض نه وی جی۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب! زهٔ په دے باره کښے یوه خبره کول غواړمه۔

جناب سپیکر: اوشو کنه جی۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب! دا خو دوئ اووئیل چه یره دے فنانس کښے چه کوم فنډ مخصوص شوے دے، هغه خو به خامخا دوئ ته ورکوی جی نو هغه خو به ورکوی خو دوئ چه کوم دے په دغه، ما خو مخکښے ګزارش اوکړو چه یره دوئ ټهیکیدارانو سره ملاؤ دی او په مختلفو وختونو کښے دا یو ځل نه ده او دا Already د نیب ریب والا هم په نظر کښے دے جی، دا زهٔ د منسټر صاحب په خدمت کښے ګزارش کول غواړمه چه یره دیکښے فوری طور دغه اوکړی او دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دا سکیم د درکړی خو تا له ئے د درکړی۔ جی وزیر آبپاشی، پلیز۔

وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب، Already مونږه دے ته تقریباً یو نیم کروړ روپئ د نورو سکیمونو نه ټرانسفر کړے، څومره چه مونږ سره Available وے او باقی تقریباً لس کروړه روپئ مونږ ته نور ضرورت دے نو هغه پی اینډ ډی ته مونږه خپل کیس استولے دے۔ انشاء الله امید دے چه د دے مئی اپریل په میاشت کښے به مونږ ته راشی او د دے نه علاوه که دوئ ته دیکښے داسے څه غلط کار ښکاری، څه نور دغه وی، زهٔ پخپله د غلط کارونو خلاف یمه نو که هر څه داسے

خبره وی چه یره د چا وجه نه Delay شو یا پکښے څه بله ګهپلا شوے ده نو مونږ تیار یو او هر قسم انکوائری به ورکښے اوکړو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, NWFP, to please move his motion regarding suspension of rule 22 (1) of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules 1988. The honourable Minister for Law, please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Sir, I wish to move under first proviso of sub rule (1) of rule 22 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules 1988 that the said rule may be suspended for today for the transaction of Government business.

Mr. Speaker: The motion before the House is that sub rule (1) of rule 22 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules 1988, may be suspended for today for transaction of Government business? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مسودہ قانون بابت ویلیو ایڈڈ ٹیکس مجریہ 2010ء کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Finance, NWFP, to introduce before the House the North West Frontier Province Value Added Tax Bill. The Minister for Finance, please.

Mr. Muhammad Hamayun Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker Sir! I beg to introduce the North West Frontier Province Value Added Tax Bill 2010, in the Provincial Assembly.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت مقامی حکومت مجریہ 2010ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: One of the extra Agenda items; The honourable Minister for Law, to please introduce before the House the North West Frontier Province Local Government Bill, 2010. The honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Sir, on behalf of Minister for Local Government, I wish to present before this august House the NWFP Local Government Bill, 2010. Thank you. I have also another request to move-----

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Now what is your next?

Minister for Law: The next motion is that in view of rule 82 (b) read with sub rule (2) of rule 86 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I beg to move that the NWFP Local Government Bill, 2010, may be referred to a Select Committee and the following may be appointed by the Provincial Assembly as Members of the Select Committee to consider the NWFP Local Government Bill, 2010:

1. Mr. Parvez Khan Khattak, Minister for Irrigation;
2. Mian Iftikhar Hussain, Minister for Information;
3. Syed Ahmad Hussain Shah, Minister for Industries and Commerce; and
4. Mr. Abdul Akbar Khan.

مسودہ قانون بابت مقامی حکومت مجریہ 2010ء کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

جناب سپیکر: Mix up کردیئے سارے موشنز لیکن دونوں، In exercise of the powers conferred under proviso of sub rule (1) of rule 82 of the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby suspend this rule and allow the concerned Minister to move his motion in the House. I think you should better move it again. The honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Sir, In view of rule 82 (b) read with sub rule (2) of rule 86 of the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I beg to move that the NWFP Local Government Bill 2010, may be referred to the Select Committee and the following may be appointed by the Provincial Assembly as Members of the Select Committee to consider the-----

جناب سپیکر: صبر کریں، ابھی پہلے یہ ریفر کریں تو اس کے بعد-----

وزیر قانون: صحیح ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Bill may be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the concerned Select Committee. Now the honourable Minister for Law, to please move for constitution of a Select Committee under sub rule (2) of rule 86 of the of the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules 1988. The honourable Law Minister Sahib, on behalf of Local Government Minister.

مجلس منتخبہ کی تشکیل

Minister for Law: Thank you, Sir. In view of sub rule (2) of rule 86 of the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I beg to move that the following may be appointed by the Provincial Assembly as Members of the Select Committee to consider the NWFP Local Government Bill, 2010:

1. Mr. Parvez Khan Khattak, Minister for Irrigation;
2. Mian Iftikhar Hussain, Minister for Information;
3. Syed Ahmad Hussain Shah, Minister for Industries; and
4. Mr. Abdul Akbar Khan.

Mr. Speaker: The motion before-----

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! دیکښے زۀ یوه خبره کول غواړم چه دیکښے ئے زمونږ د اپوزیشن نه یو ممبر هم نه دے اغستے نو دا څنګه سلیکټ کمیټی ده او دا څنګه امنډمنټس دی، په دیکښے خو د اپوزیشن د طرف نه د چا نامه نشته دے؟ دا خو بالکل یکطرفه ځلور کسان او د ګورنمنټ سائډ نه دی۔

وزیر قانون: سر، داسے ده چه دا فی الحال سلیکټ کمیټۍ ته چه راشی، د هغے Findings به راشی، بیا به ټوله اسمبلۍ پرے بحث کوؤ۔ داسے خو نه ده چه یره دا به راشی او بلډوز به شی۔ دے باندے به ټائم لګی، د ټولو Opinions به انشاء اللّٰه Cultivate کوؤ نو فی الحال دا کمیټی زمونږه سفارش دے چه دا اوکړئ، بیا به هاؤس ته راشی نو بیا به پرے ټول بحث کوؤ، هره پارټی به پرے خپل خپل رائے ورکړی نو بیا به د هغے مطابق چلیږو۔

Mr. Speaker: The question is the motion for constitution of the Select Committee as proposed by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سر، دا تیر شوے اجلاس ډیر لوئے اجلاس وو او په هغے کښے جی ستاسو دا سټاف، د اسمبلئ د سټاف ملګرو زمونږه ډیر زیات خدمت کړے دے او زمونږه د دے ایوان خدمت د صوبے خدمت دے جی۔ دیکښے سر، اکهتر ورځے دوئ، دے سټاف سحر د اووه نیمو بجو نه واخله تر شپے د نهو بجو پورے خدمت کولو د دے ایوان او د دے صوبے ، سر، پنجاب کښے پینتیس ورځے اجلاس اوشو او په هغے کښے هغوی ورله اعزازیه ورکړه، زما ریکویسټ ستاسو په وساطت سره حکومت ته دا دے چه دوئ ته هم یو اعزازیه ورکړے شی جی۔ ډیره مهربانی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! مونږه هم د دوئ د دے خبرے سره متفق یو او د دے حمایت کوؤ۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر! ہم بھی ان کی حمایت کرتے ہیں، انہوں نے ہماری خدمت کی ہے اور ہم ان کی اس بات کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: سب سپورٹ کرتے ہیں۔

محترمہ نور سحر: سر! ما مخکښے هم ستاسو په خدمت کښے دا یو ګزارش کړے وو چه لکه څنګه په پنجاب کښے د پنجاب وزیر خزانه صاحب د اسمبلئ ملازمینو له اعزازیه ورکړے ده او هلته کښے اجلاس صرف پینتیس ورځے چلیدلے وو نو دوئ له د هم د دوئ د خدمت په صله کښے د یو اعزازیے اعلان اوکړے شی۔

جناب سپیکر: ټهیک، ټهیک۔ فنانس، جناب آنریبل منسټر فنانس۔

وزیر خزانہ: څه شے ؟ څه شے غواړی ؟

(قطع کلامی)

وزیر خزانہ: ټهیک ده جی۔

جناب سپیکر: یہ سفارش بہت آ رہی ہے، اسے ہاؤس۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: چه دا هاؤس Agree دے نو سپیکر صاحب، مونږه هم تابعدار یو جی۔

Mr. Speaker: Thank you, Thank you very much. "In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I Awais Ahmed Ghani, Governor of the NWFP, do hereby order that the Provincial Assembly shall on completion of its business fixed for the day stand prorogued on Thursday, the 25th March, 2010 till such date as hereafter be fixed." Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہوگیا)